روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون ۲۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۶۱ | اتوار ۶ جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ۲۱ نبوت ۱۳۷۲ ہش ۲۱ نومبر ۱۹۹۳ء

صاف دل خوش قسمت لوگ

ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پاسکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کرلیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

کوئی تکلیف نہیں پہنچتی جبتک آسمان پر فتویٰ نہ ہو' اگرچہ تکالیف تو پیغمبروں کو بھی پہنچتی ہیں' مگر وہ ازراہ محبت ہوتی ہیں اور ان میں ایک قسم کی تعلیم مخفی ہوتی ہے' جو ان مشکلات میں انبیاء علیہم السلام کا پاک گروہ اپنے طرز عمل اور چال چلن سے دیتا ہے اور بعض لوگوں پر دکھ کی مار ہوتی ہے اور وہ ان کی اپنی ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے (-) (الزلزال : ۹) پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہ ہو' بداعمالیاں حد سے گذر جاویں اور خدا تعالیٰ کے غضب کو کھینچ لاویں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۶-۱۹۷)

شکریہ احباب

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید عالم دین' دیرینہ خادم اور میرے پیارے والد محترم مولانا غلام باری سیف صاحب کی وفات پر احباب جماعت نے جس دلی تعزیت کا اظہار کیا اس کے لئے میری والدہ محترمہ و دیگر لواحقین از حد ممنون ہیں۔ افراد خاندان حضرت اقدس' کارکنان سلسلہ اور اہالیان ربوہ کی ایک کثیر تعداد نے اس موقع پر تشریف لاکر ہماری ڈھارس بندھوائی اور ہمارے غم اور صدمہ میں شریک ہوئے۔ مرکزی تنظیموں اور ادارہ جات نے قرارداد ہائے تعزیت بھجوائیں۔ پاکستان کی مختلف جماعتوں سے احباب تشریف لائے اور ایک کثیر تعداد نے خطوط کے ذریعے ہمارے ساتھ اظہار تعزیت کیا۔ بعض جماعتوں نے تعزیت کے لئے وفود بھجوائے اور قرارداد ہائے تعزیت ارسال کیں۔

بیرونی ممالک امریکہ' کینیڈا' جرمنی'

باقی صفحہ ۷ پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی (واقف زندگی) مورخہ ۱۷۔ نومبر کو صبح ۴ بجے لاہور میں ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔

باقی صفحہ ۷ پر

مظلوم بوسنین بھائیوں کی ہر طرح خدمت کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

میں تمام جماعت احمدیہ امریکہ کو کہتا ہوں کہ اپنی توجہات میں اولیت اس بات کو دیں کہ اپنے مظلوم بوسنین بھائیوں سے محبت کا سلوک کریں۔ انہیں اپنائیں انہیں اپنے خاندانوں کا حصہ بنائیں ان کی ہر طرح خدمت کریں۔ ان کے دین کو بچائیں ان کے کلچر کو بچائیں ان کو بتائیں کہ اگر آج تم نے مغربی دنیا کی ظاہری حرص و ہوا سے متاثر ہو کر ویسے ہی رنگ اختیار کرلئے تو پھر دنیا میں بوسنیا کا کوئی نشان باقی نہیں رہے گا۔ بسا اوقات ایسا ہوا کرتا ہے کہ ایک ملک کے باشندے زبردستی اپنے وطن سے بے وطن کردیئے جاتے ہیں اور اس وطن میں ان کا کوئی ایک شخص بھی باقی نہیں رکھا جاتا۔ لیکن اگر ان کے دلوں میں اپنا وطن زندہ رہے۔ اگر اس وطن کو دوبارہ حاصل کرنے کی تمنا ان کے دلوں میں زندہ رہے وہ ارادے مضبوطی کے ساتھ ان کے دلوں میں جاگزیں ہو چکے ہوں تو بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل گزرتی ہے اور دوسری کے بعد تیسری گزر جاتی ہے اور تیسری کے بعد چوتھی نسل گزرتی ہے صدیوں کے بعد صدیاں گزرتی ہیں لیکن وہ قومیں جو یہ فیصلہ کرچکی ہیں کہ اپنے وطنوں کو اپنے سینوں میں زندہ رکھنا ہے اور ضرور حاصل کرکے چھوڑنا ہے تو ایسا بھی ہوا ہے کہ بعض دفعہ دو' دو ہزار سال کی مدت گزرنے کے بعد انہوں نے ان وطنوں کو پھر حاصل کیا ہے۔ یہود سے نفرت کی تعلیم تو عام مسلمان دوسرے مسلمانوں کو دیتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ ان کا تعلق رحمۃ للعالمین سے ہے بھول جاتے ہیں کہ یہود کو اسلام میں داخل کرنا ان کا اولین فریضہ ہے نہ کہ محض نفرت کی تعلیم دینا۔ لیکن ان کی خوبیوں کو نظر انداز کردیتے ہیں ان کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ فلسطین سے ان کو نکالے ہوئے تقریباً دو ہزار برس گزر گئے یا یوں کہنا چاہئے کہ انیس سو سال گزر چکے تھے لیکن نسلاً بعد نسلٍ انہوں نے ایک دوسرے کو یہی تعلیم دی اور اس یاد کو زندہ رکھا اور یہ پیغام دیا کہ ہمارا وطن ہمارے سینوں میں زندہ رہے گا۔ ہمارا وطن ہمارے دماغوں میں زندہ رہے گا جب تک ہم فلسطین کو اپنی قوم کے لئے دوبارہ حاصل نہیں کرلیں گے ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے اس کے لئے مسلسل منصوبے بنائیں گے۔ میں جانتا ہوں کہ ان کے منصوبے عیارانہ تھے ان کے منصوبوں میں مکاری تھی۔ مجھے یہ تسلیم ہے کہ ان منصوبوں میں ظلم کا پہلو شامل تھا لیکن میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فلسطین کو اپنے سینوں میں زندہ رکھا۔ تو دیکھیں کس طرح انیس سو سال کے بعد ان کو یہ توفیق ملی کہ وہ پھر اپنے وطن میں دوبارہ چلے گئے۔ پس بوسنین کو یہ بتائیں کہ ہم ۱۹۰۰ سال کے لمبے لیکھوں کی بات نہیں کر رہے۔ ہم خدا سے یہ دعا کریں گے اور توقع رکھیں گے کہ ہماری دعاؤں کے طفیل آپ کے ہجرت کے دن کٹ جائیں اور چھوٹے ہو جائیں لیکن آپ کو لازماً یہ عہد کرنا ہوگا کہ وہ بوسنیا جس کی سرزمین آپ کے پاؤں تلے سے نکال دی گئی ہے۔ جس سے آپ کو بے وطن کردیا گیا ہے۔ اب آپ کے دلوں میں زندہ رہے گا۔ آپ کے دماغوں میں زندہ رہے گا آپ کے کردار میں زندہ رہے گا۔ اگر ایک بھی ایسا بوسنین باقی ہے جس کے دل اور ذہن اور جس کے کردار میں بوسنیا زندہ ہے تو خدا کی قسم اس ایک کو بھی ہماری دعاؤں سے برکت ملے گی اور بوسنین کے لئے دوبارہ اپنے وطن واپس جانے کے سامان پیدا ہو سکیں گے۔

(از خطبہ ۲۵ جون ۱۹۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۱ / نبوت ۱۳۷۲ہش ۲۱ / نومبر ۱۹۹۳ء

تکالیف کا تدارک

ایک شخص کو کانٹا بھی چبھے تو کراہنے لگتا ہے اور ایک شخص ہنستے مسکراتے سولی پر بھی چڑھ جاتا ہے۔ تکلیف تو کانٹا چبھنا بھی ہے اور سولی پر چڑھنا بھی۔ بلکہ دونو تکالیف کا مقابلہ کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ ایک کم سے کم تکلیف ہے اور دوسری زیادہ سے زیادہ۔ ایک ایسی تکلیف ہے جس سے کم کسی تکلیف کا نام ہی نہیں لیا جا سکتا۔ اور ایک ایسی جس سے بڑھ کر کوئی تکلیف نہیں۔ لیکن کم سے کم تکلیف والا انسان رو پڑے اور بڑی سے بڑی تکلیف والا ہنستا مسکراتا برداشت کرے تو ذہن اس طرف جاتا ہے کہ تکلیف بذات خود کوئی چیز نہیں۔ اس کی اہمیت اس کے کم یا بڑا ہونے میں نہیں ہے۔ بلکہ تکلیف کی اصل حقیقت اس شخص کی نسبت کے ساتھ معلوم ہو سکتی ہے جو وہ تکلیف برداشت کرتا ہے۔

دعا تو ہماری یہی ہوتی ہے کہ کوئی تکلیف پیش ہی نہ آئے لیکن اس دعا کا دوسرا اور نہایت اہم حصہ یہ ہے کہ اگر تکلیف پیش آ ہی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ اگر اس کی طرف سے برداشت کرنے کی توفیق مل جائے تو گویا تکلیف آئی ہی نہیں۔ اور زیادہ بہتر یہی ہے کہ تکلیف کا احساس ہی مٹ جائے۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے یہ بات ممکن الحصول ہو جاتی ہے۔

حقیقی پناہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہے تکلیف کا آنا یا نہ آنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی پناہ میں ہے۔ جو اس سے محبت بھی کرتا ہے اور اس سے ڈرتا بھی ہے۔ یعنی جو متقی ہو۔ اس کی زندگی سکون سے بسر ہوتی ہے۔ اول تو تکلیف آتی ہی نہیں آ جائے تو اس کی حیثیت کالعدم جیسی ہوتی ہے۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو کسی وقت تکلیف میں دیکھ کر لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیاروں کو اس تکلیف سے راحت ملتی ہے۔ پس تکلیف کا خیال چھوڑیئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آ جائیے اس کا تقویٰ اختیار کیجئے۔

کامیابی اور ناکامی تو ہے قسمت کی بات
میں نے کی سعیٔ مسلسل یہ مرا اعزاز ہے
میں کہاں سے چل کے آیا اور کہاں تک آ گیا
یہ شکستہ پاؤں کی زنجیر کا اعجاز ہے

ابوالاقبال

جشنِ دار و رسن پہ ہے مائل
دل کسی خوف کا نہیں قائل

مدعی ہیں جو امنِ عالم کے
سارے عالم کو کر گئے گھائل

گو فلک سیر ہے انا اسکی
کوئے الفت میں دل ہے اک سائل

خاک پر گر کے اشک خاک ہوئے
تھے کبھی موتیوں میں یہ شامل

ہر کسی میں برائیاں دیکھیں
آپ گویا ہیں اکمل و کامل

ہاں کریں شوق سے کریں تلقین
لوگ جس بات پر ہوں خود عامل

ہم نے مخلوق کا بھرم رکھا
وجہِ تخلیق کے ہیں ہم حاصل

دیکھتے ہیں نسیم جس کا کرم
ہم تو ہیں اُس کریم کے قائل

نسیم سیفی

انسان کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اس راہ اور سبب کو اختیار نہیں کرتا جو اس کے حصول کے واسطے مقرر ہے کامیابی کے صحیح اور یقینی اسباب اور ذرائع معلوم نہیں ہو سکتے جب تک سچا علم نہ ہو اور سچا علم بدوں (کلام الٰہی کے) نہیں آ سکتا۔ اور (کلام الٰہی) بدوں تقویٰ کے حاصل نہیں ہوتا اور سچا تقویٰ اور خشیت الٰہی پیدا نہیں ہوتی جب تک اللہ تعالیٰ کے منتخب فرمائے ہوئے بندوں کی صحبت میں نہ رہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

اپنی طاقتوں اور عمر کے ایام کو غنیمت سمجھو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کو کسی طرح بھی ناراض کرو۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

افکارِ عالیہ

دوسری بات میں یہ کہنی چاہتا تھا اور اب مختصراً" بیان کروں گا کہ جہاں تک لجنہ کا تعلق ہے مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ ہندوستان کی تمام لجنات مسلسل ترقی کی طرف قدم اٹھا رہی ہیں۔ ان کی قیادت بھی بڑی سلجھی ہوئی اور حلیم قیادت ہے۔ ہر طرف برابر نظر ہے اور بغیر شور کے اور بغیر دکھاوے کے مسلسل ٹھوس پروگرام لجنات کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کی متحمل طریق پر نگرانی کی جاتی ہے۔ کمزور امور کی نشاندہی کی جاتی ہے مگر غصے دلا کر نہیں یا غصے کا اظہار کر کے نہیں۔ خدا کرے کہ آپ کی ہر لجنہ کو ایسی قیادت نصیب ہو اور لجنہ میں کہیں بھی ایسی قیادت نہ ابھرے جو تحکم کا طریق اختیار کرے بلکہ محبت اور پیار کے ساتھ سمجھا کر آگے بڑھانا ہی اچھی قیادت کا راز ہے۔

جہاں تک میں نے لجنہ اماء اللہ ہندوستان کی رپورٹوں کا جائزہ لیا ہے مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر پہلو سے قدم ترقی کی جانب ہے۔ قادیان میں بھی مجلس عاملہ کی جو ممبرات ہیں مجھے ان کی رپورٹیں پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے ان کی کارروائیوں کا بغور مطالعہ کرتا ہوں اور خدا کے فضل کے ساتھ مجھے ہر چیز درست 'ٹھیک اپنے مقام پر بیٹھی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ خدا کرے کہ یہ جو غیر معمولی عطا آپ کو خدا کی طرف سے نصیب ہوئی ہے آپ اس کی شکرگزار بننے کی کوشش کریں اور اگر آپ کو خدا کی طرف سے عطا کردہ اس صلاحیت کا شکر ادا کریں گی تو یہ صلاحیت مزید بڑھے گی اور نشوونما پائے گی۔

میں نے مختلف مواقع پر نصیحتیں کی ہیں۔ لجنات کو بعض خاص پروگرام دیئے ہیں۔ میں رپورٹوں کی ترسیل اور مضمون نگاری سے اس بات کا جائزہ نہیں لیتا کہ واقعتہ" ان باتوں پر عمل کیا گیا ہے یا نہیں بلکہ میں آخری اعداد و شمار کی صورت میں دیکھتا ہوں کہ کیا واقعتہ" کچھ پیدا ہوا یا وہی پہلے والا حال ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے میں ایک مثال آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ علمی اور تربیتی لحاظ سے جو پروگرام دیئے گئے ہیں ان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ ہندوستان نے کیا کیا کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ جہاں تک تربیت کا تعلق ہے۔ بھارت میں (کلام الٰہی) ناظرہ جاننے والی احمدی خواتین کی تعداد ۲،۸۱۹ تھی۔ اس ایک سال میں آپ اندازہ کریں کہ کتنی لمبی اور تفصیلی محنت سے کام لیا گیا ہوگا کہ اب یہ تعداد بڑھ کر ۳،۳۵۲ ہو چکی ہے۔ ایک سال کے عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اتنی زیادہ خواتین کو جو پہلے (کلام الٰہی) نہیں جانتی تھیں (کلام الٰہی) سکھانا ایک بہت ہی عظیم سعادت ہے اور یہ جنت بنانے کا دوسرا پہلو ہے۔ پہلا پہلو تھا منفی اثرات سے اپنی اولاد کو بچانا۔ دوسرا پہلو ہے ایسی مثبت باتیں عطا کرنا جن کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان کے مستقبل کی حفاظت ہو گی اور وہ یہ طریق ہے کہ بچپن ہی سے (کلام الٰہی) کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کریں (-) خدا تعالیٰ کا گہرا پیار ان کے دل میں جاگزیں کر دیں کیونکہ اسی کے پیار سے پھر باقی سب پیار پھوٹتے ہیں۔ خدا سے سچا پیار ہو تو ہر خدا والے سے پیار ہو جاتا ہے۔ خدا والوں سے پیار ہو تو ان کی عادات اپنانا زندگی کا ایک بہترین مشغلہ بن جاتا ہے پس ٹھوس تربیت کا مطلب محض نیک نصیحت کرنا نہیں بلکہ عملاً" کچھ پیدا کر کے دکھانا چاہئے! پس وہ احمدی خواتین جن کے گھر میں (کلام الٰہی) پڑھنے اور پڑھانے کی عادت نہیں اس پہلو سے وہ گھر ویران ہیں اور آئندہ وہ ویران نسلیں پیدا کریں گی۔ ان میں معاشرے کی بدیاں نہ بھی پائی جائیں وہ بچے ایک خلا لے کر اٹھیں گے اور خلاؤں کو اگر آپ نے خوبیوں سے نہ بھرا ہو تو بعد میں بدیاں ان خلاؤں کو بھر دیا کرتی ہیں۔ ایسے بچے محفوظ نہیں ہیں۔ جہاں تک آپ کے گھر میں پلے 'مان لیا کہ آپ نے ان کو کوئی برائی نہ دی۔ آپ برائی اور ان کی راہ میں حائل رہیں لیکن اگر ٹھوس نیکیاں اور ٹھوس خوبیاں ان کو عطا نہ کیں تب بھی ان کی آئندہ حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ پس ایسے کام ہیں جن کی مجھے لجنہ سے توقعات ہیں۔ بچپن ہی سے (-) تلاوت کی آواز ان کے کانوں میں گونجنی چاہئے۔ وہ ایسی ماؤں کی گودیں پلیں جن کو خدا سے محبت ہو اور خدا والوں سے محبت ہو۔ وہ بچپن میں ایسے ذکر ان سے کرتی چلی جائیں یہ وہ اولاد ہے جو لازماً" اپنی ماؤں کے پاؤں تلے سے جنت حاصل کر لے گی۔

(کلام الٰہی) با ترجمہ جاننے کے سلسلے میں بھی لجنہ اماء اللہ نے بہت بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ ان کی رپورٹ کے مطابق ۱۲۵۷ کی تعداد میں ایسی خواتین کو ترجمہ سکھایا گیا جن کو اس سے پہلے ترجمہ نہیں آتا تھا۔

مالی قربانی کے متعلق نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہندوستان کی لجنات میں سے سب کے متعلق تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن قادیان کی لجنہ کے متعلق کہہ سکتا ہوں کہ مالی قربانی میں بے مثل نمونے دکھانے والی ہے۔ قادیان کی جماعت ایک بہت غریب جماعت ہے لیکن میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ جب بھی کوئی تحریک کی جائے یہاں کی خواتین اور بچیاں ایسے ولولے اور جوش کے ساتھ اس میں حصہ لیتی ہیں کہ بعض دفعہ میرا دل چاہتا ہے کہ ان کو روک دوں کہ بس کرو۔ تم میں اتنی استطاعت نہیں ہے اور واقعتہ" مجھے خوشی کے ساتھ ان کا فکر بھی لاحق ہو جاتا ہے لیکن پھر میں سوچتا ہوں کہ جس کی خاطر انہوں نے قربانیاں کی ہیں وہ جانے بلکہ وہ جانتا ہے کہ کس طرح ان کو بڑھ چڑھ کر عطا کرنا ہے۔ وہی اللہ اپنے فضل کے ساتھ ان کے مستقبل کو دین اور دنیا کی دولتوں سے بھر دے گا۔

ایک موقعہ پر جب میں نے مراکز کے لئے تحریک کی تو احمدی بچیوں نے جو چھوٹی گلیاں بنا رکھی تھیں عجیب نظارہ تھا کہ گھر گھر میں وہ گلیاں ٹوٹنے لگیں اور دیواروں سے مار مار کر گلیاں توڑ دیں۔ چند پیسے 'چند ٹکے جو انہوں نے اپنے لئے بچائے تھے وہ دین کی خاطر پیش کر دیے۔ ہمارا رب بھی کتنا محسن ہے 'کتنا عظیم الشان ہے۔ بعض دفعہ بغیر محبت اور ولولے کے کروڑوں بھی اس کے قدموں میں ڈالے جائیں تو وہ رد کر دیتا ہے' ٹھوکر بھی نہیں مارتا۔ ان کو کوئی حیثیت نہیں اور ایک مخلص ایک غریب پیار اور محبت کے ساتھ اپنی جمع شدہ پونجی چند کوڑیاں بھی پیش کرے تو اسے بڑھ کر پیار اور محبت سے قبول کرتا ہے جیسے آپ اپنے محبت کرنے والے محبوبوں کے تحفوں کو لیتے اور چومتے ہیں۔ خدا کے بھی چومنے کے کچھ رنگ ہوا کرتے ہیں اور میں جانتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ ان معنوں میں خدا نے ان چند کوڑیوں کو ضرور چوما ہوگا۔ بظاہر یہ اصطلاح خدا پر صادق نہیں آتی مگر (-) اسی رنگ میں کئی مرتبہ خدا کا ذکر فرمایا ہے کہ فلاں نظارہ دیکھ کر خدا بھی عرش پر ہنس پڑا۔ اور ایک موقعہ پر حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے یوں فرمایا کہ ایک صحابیؓ کی مہمان نوازی اس انداز کی تھی کہ آسمان پر خدا بھی "مچاکے" لینے لگا۔ یعنی اچھا مزیدار کھانا کھاتے ہوئے جس طرح انسان بعض دفعہ بے تکلفی سے منہ سے مچاکے مارتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ عرش پر اپنے اس پیارے کی مہمان نوازی کے نظارے دیکھ کر مچاکے لینے لگا تو ان معنوں میں میں یقین رکھتا ہوں کہ ان بظاہر چھوٹی قربانیوں کو خدا تعالیٰ نے لازماً" چوما ہوگا اور پیار کیا ہوگا اور یہی پیار ہے جو آئندہ ان بچیوں کے نصیب جگائے گا۔ ان کے گھروں کو جنت ہی میں تبدیل نہیں کرے گا بلکہ جنت عطا کرنے والے گھر بنا دے گا۔ پس یہ اس جنت کا دوسرا پہلو ہے جو آپ کے پاؤں تلے ہے اور آپ کے پاؤں سے وابستہ ہو چکی ہے۔ منفی پہلو سے حفاظت ہی مقصد نہیں بچوں کو "چوگا" ڈالنا بھی ضروری ہے اور پرندوں میں میں نے یہ دیکھا ہے کہ جب بچے چھوٹے ہوں تو وہ خود کمزور ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض پرندے ایسے ہیں جن میں ان کی مادائیں بھی اور نر بھی دونوں سارادن چگ چگ کر اپنے بچوں کی چونچ میں ڈالتے چلے جاتے ہیں خود کمزور ہو رہے ہوتے ہیں لیکن ان کی خاطر قربانی کرتے چلے جاتے ہیں۔ پس روحانی رزق کے چوگے ہیں جو آپ نے اپنے بچوں کے منہ میں بچپن ہی سے ڈالنے ہیں۔ قربانی کی یہ ادائیں اگر آپ بچپن میں ان کو سکھا دیں تو مرتے دم تک ان کو قربانی کی لذتوں کی ایسی عادت پڑ جائے گی کہ اس سے وہ چاہیں بھی تو چھٹ نہیں سکیں گی۔

(حوا کی بیٹیاں اور جنت نظیر معاشرہ)

والدین اپنے کردار میں پاکیزگی پیدا کریں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو کے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"تربیت کے مضمون میں یہ بات یاد رکھیں کہ ماں باپ جتنی چاہیں زبانی تربیت کریں۔ اگر ان کا کردار ان کے قول کے مطابق نہیں تو بچے کمزوری کو لیں گے اور مضبوط پہلو چھوڑ دیں گے۔ نیز فرمایا خدا کا خوف کرتے ہوئے (بخشش طلب کرتے ہوئے ---------) اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کریں اور دل نشیں کریں اور اپنے کردار میں اتنی پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں کہ آپ کی یہ پاکیزہ تبدیلی اگلی نسلوں کی اصلاح اور ان کی روحانی ترقی کے لئے کھاد کا کام دے اور بنیادوں کا کام دے جن پر عظیم عمارتیں تعمیر ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطاء فرمائے۔"

(خطبہ فرمودہ ۸/ ستمبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم حافظ مظفر احمد صاحب کے ایک مضمون کا حصہ

حضرت ابو عبیدہ ابن الجراح

حلیہ و نام و نسب لمبا قد۔ دبلا جسم۔ چھریرا بدن۔ روشن پیشانی۔ بارعب چہرہ۔ تیکھے نقش۔ خشخشی داڑھی۔ یہ ہیں عہد نبوی کے ایک نوجوان صحابی ابو عبیدہؓ بن الجراح جن کا اصل نام عامر بن عبداللہ بن الجراح ہے مگر دادا کی نسبت سے معروف ہیں اور نام سے زیادہ کنیت سے مشہور ہیں آپ کا سلسلہ نسب پانچویں پشت میں نبی کریم ﷺ سے مل جاتا ہے

قبول اسلام و فضائل حضرت ابو عبیدہؓ رسول خدا ﷺ کے دعوئ بنوت کے بعد ابتدائی ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔ آپ کو دار ارقم کے تبلیغی مرکز بننے سے بھی پہلے قبول اسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ حضرت ابو بکرؓ جیسے عظیم الشان داعی الی اللہ کی تبلیغی کوششوں کا شیریں پھل تھے۔ اور سیرت صدیقی کی گہری چھاپ آپ کے اخلاق و شمائل میں نمایاں نظر آتی ہے۔ آپ نے ایمان و اخلاص میں بہت جلد ترقی کی اور اصحاب رسول ﷺ میں بہت بلند مقام پایا۔ آپ ان خوش نصیب دس صحابہ میں سے تھے جنہیں نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں جنت کی بشارت دی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو خوب صورت اخلاق اور کردار کے ساتھ قیادت کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ آپ کی اس خوبی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ خاندان قریش میں سے تین ایسے مردان حق ہیں جو نہایت اعلیٰ اخلاق کے حامل اور انتہائی حیادار ہیں اور مقام سیادت پر فائز ہیں۔ اور وہ ہیں ابو بکر و عثمان اور ابو عبیدہ بن الجراح۔ اپنے انہی پاکیزہ اوصاف کی بناء پر آپ رسول کریم ﷺ کو بہت محبوب تھے چنانچہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے رسول خدا ﷺ سے گھریلو بے تکلف گفتگو کے دوران پوچھا کہ آپ کو اپنے اصحاب میں سے سب سے پیارے کون ہیں۔ آپ نے فرمایا ابو بکرؓ انہوں نے پوچھا پھر کون فرمایا عمرؓ حضرت عائشہؓ نے پوچھا تیسرے نمبر پر کون رسول کریم ﷺ نے جواب دیا ابو عبیدہ بن الجراح۔

بلاشبہ ابو عبیدہ سے رسول خدا ﷺ کی یہ للّٰہی محبت ان کے اخلاص و فدائیت ایثار اور خدمات دینی کے باعث تھی۔ آپ نے عین عالم شباب میں اسلام قبول کیا اور اپنی جوانی خدمت دین میں گزار دی۔

ہجرت کا ابتلاء اسلام قبول کرتے ہی حضرت ابو عبیدہ کو جس ابتلاء کا سامنا کرنا پڑا وہ مال و اولاد اور وطن کی قربانی کا ابتلاء تھا۔ مگر آپ خدا کی خاطر اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے کمال جواں مردی سے اپنا سب کچھ چھوڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور مکہ کو خیر باد کہہ کر دور دراز کے اجنبی دیس حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ نے سفر کی صعوبتیں برداشت کیں۔ نئے ٹھکانے اور تلاش معاش کے دوران مشکلات اور خوف و ہراس کا سامنا کیا اور جب وہاں کچھ قدم جم گئے تو ہجرت مدینہ کا دوہرا امتحان پیش آیا۔ آپ کی محبت رسول ﷺ نے یہ گوارا نہ کیا کہ آپ کا محبوب آقا تو مدینے میں ہو اور آپ حبشہ رہ کر آپ کے قرب اور پاک صحبت سے محروم رہیں۔ چنانچہ اس دوسرے وطن حبشہ کو بھی خدا اور اس کے رسول کی خاطر ترک کر کے مدینہ منورہ کی طرف دوسری ہجرت کی سعادت پائی۔ اور دو ہجرتوں کے اجر اور ثواب کے حق دار ٹھہرے۔ جو بلاشبہ آپ کے لئے باعث اعزاز اور موجب فخر ہے۔ جس کا اظہار دو ہجرتوں کا شرف پانے والے صحابہؓ بہت لطیف انداز میں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس (جنہوں نے ہجرت حبشہ دونوں کی سعادت پائی تھی) رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کے لئے ام المومنین حضرت حفصہؓ کے گھر آئیں۔ تھوڑی دیر بعد حضرت عمرؓ بھی حضور سے ملنے حاضر ہوئے۔ اور یہ معلوم کر کے حضرت اسماءؓ وہاں موجود ہیں ان سے مخاطب ہو کر از راہ التفات فرمانے لگے کہ اے اسماء ہمیں تم مہاجرین حبشہ پر مدینہ ہجرت کرنے میں اولیت حاصل ہے اور نبی کریم ﷺ سے تعلق اور محبت کے ہم زیادہ حق دار ہیں۔ حضرت اسماء نے مہاجرین حبشہ کی نمائندگی کا حق خوب ادا کیا کہنے لگیں اے عمرؓ آپ کا یہ دعویٰ ہرگز درست نہیں آپ لوگ تو آنحضرت ﷺ کی معیت میں رہے وہ آپ کے کمزوروں اور فاقہ زدوں کا خود خیال رکھتے اور حتی الوسع ان کی ضروریات خود پوری فرماتے تھے جبکہ ہم اجنبی ملک حبشہ میں تھے جہاں کسی دل میں ہمارے لئے کوئی نرم گوشہ نہ تھا۔ ہم سخت از[illegible] سے گزرے اور خوف و ہراس سے دوچار ہوئے اور یہ سب کچھ خدا اور اس کے رسول کی خاطر برداشت کیا۔ (اور اب آپ ہمیں یہ طعنہ دینے لگے) خدا کی قسم! میرا کھانا پینا حرام ہے جب تک میں نبی کریم ﷺ سے دریافت نہ کر لوں کہ حبشہ اور مدینہ ہجرت کرنے والوں میں سے کس کا درجہ زیادہ ہے اور پھر واقعی حضرت اسماء نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت عمرؓ کی شکایت کر دی تو آنحضور نے پوچھا کہ پھر تم نے عمرؓ کو کیا جواب دیا۔

حضرت اسماءؓ نے بلا کم و کاست اپنا فصیح و بلیغ جواب بھی عرض کر دیا۔ تو دربار رسالت سے یہ فیصلہ جاری ہوا کہ اے اسماءؓ تم ٹھیک کہتی ہو۔ عمرؓ اور ان کے ساتھ مدینہ ہجرت کرنے والے محض اس قربانی کی بناء پر مہاجرین حبشہ سے زیادہ میرے تعلق محبت کے مستحق نہیں۔ اگر ان کی ایک ہجرت ہے تو بلاشبہ تمہاری دو ہجرتیں ہیں۔ (جن کی بنا پر گویا تم دوہرے اجر اور ثواب کے مستحق ہو۔)

مسئلہ تقدیر

محترم صوفی بشارت الرحمان صاحب فرماتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ جو کچھ بھی ازل سے ہوا جو کچھ ہو رہا ہے اور جو کچھ بھی اب تک ہو گا۔ وہ ازل سے اللہ تعالیٰ کے (جو علیم و خبیر ہے) علم میں ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ علم ازلی وقوع میں آنے والے امور میں دخل نہیں دیتا۔ بلکہ یہ علم واقعات کے تابع ہے جو کچھ بھی کائنات میں وقوع پذیر ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء سے اس کے بنائے ہوئے قوانین قدرت یا قانون شریعت کی اتباع یا خلاف ورزی کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا ازلی علم ان ہونے والے واقعات کا تابع ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے اندازوں اور قوانین کے نتیجہ میں ایسے واقعات رونما ہونے والے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ قادر مطلق اور علیم و خبیر ہے اور خدا تعالیٰ کے علم کے لحاظ سے ماضی حال اور مستقبل میں کوئی فرق نہیں۔

خدا تعالیٰ کو ازل سے ان واقعات کا علم تھا۔ پس ازلی علم معلوم کے تابع ہے معلوم علم کے تابع نہیں۔ یعنی یہ کہنا غلط ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ کا علم یہ تھا اس لئے اس علم کی وجہ سے آج یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس واقعہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ازلی علم یہ تھا کہ ان ان اسباب کی وجہ سے فلاں دن یہ واقعہ ہو گا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے ازلی علم کا کوئی ریکارڈ تو ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔

اگر وہ اسباب اور وجوہات پیدا نہ ہوتے تو یہ واقعہ رونما نہ ہوتا۔ اس صورت میں ہم کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کا ازلی علم یہی ہوتا ہے کہ ایسا واقعہ رونما نہیں ہو گا۔ یاد رکھنا چاہئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کے دو قسم کے علم کا ذکر مختلف آیات میں ملتا ہے۔

(۱) علم ازلی۔ یہ ماضی حال اور مستقبل پر محیط ہے اور ان معنوں میں غیر موثر ہے کہ اس علم کی وجہ سے کسی بھی مخلوق پر جزاء یا سزا مرتب نہیں ہوتی۔ یہ علم واقعات کے تابع ہے اس علم ازلی کی کوئی فہرست ہمارے پاس نہیں ہے۔ جزا و سزا واقعات یا اعمال صادر ہو چکنے کے بعد مرتب ہوتی ہے۔ ابو جہل کو اس لئے جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی پیدائش سے کروڑوں اور اربوں سال پہلے اس کے جہنمی ہونے کا علم تھا۔ اس علم نے مجبور کر کے اسے جہنمی بنایا جہنمی وہ اپنے اعمال و افکار کی وجہ ہی سے بنا۔ اگر اس کے اعمال و افکار جنتیوں والے ہوتے تو اللہ تعالیٰ کا علم ازلی بھی ان کے مطابق یہی ہوتا۔ پس ظاہر ہوا کہ علم ازلی ہونے والے واقعات کے تابع ہے علم ازلی کی وجہ سے واقعات رونما نہیں ہوتے بلکہ اپنے دیگر موجبات کی وجہ سے صادر ہوتے ہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کو اپنی قدرت کاملہ کی وجہ سے ان واقعات کے رونما ہونے کا علم پہلے سے ہوتا ہے اگر یہ علم اللہ تعالیٰ کو نہ ہوتا تو اس کی قدرت کاملہ پر حرف آتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت میں نقص ماننا پڑتا اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کی کمزوری اور نقص سے پاک ہے۔ ماضی اور حال اور مستقبل اس کے سامنے برابر ہیں۔ وہ ہر زمانے کا یکساں ایک ہی طرح کا علم رکھتا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کا دوسرا علم، علم وقوعہ کہلاتا ہے۔ جب کوئی واقعہ ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا علم اس واقعہ کے ہو جانے کے بعد علم وقوعہ کہلاتا ہے۔ اور یہ علم موثر ہے اور اس پر انسانوں کے لئے جزا و سزا مرتب ہوتی ہے۔ کلام الٰہی میں جہاں علم وقوعہ کا ذکر ہے وہاں علم کے معنے ظاہر کرنے کے بھی کئے جا سکتے ہیں مثلاً حسب ذیل آیت میں علم وقوعہ کا ذکر ہے۔ ( ) یعنی اللہ تعالیٰ ایمان کا دعویٰ

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکرام ضیف

حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ کی ایک روایت۔

غالباً ۱۸۹۷ء یا ۱۸۹۸ء کا واقعہ ہو گا مجھے حضرت صاحب نے بیت مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا آپ بیٹھیے میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے میرا خیال تھا کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے میں پانی لاتا ہوں۔ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے۔ کہ جب حضرت ہمارے پیشوا و مقتدا ہو کر ہماری یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔

ایک دفعہ بڑی رات گئے ایک مہمان آگیا۔ کوئی چارپائی خالی نہ تھی اور سب سو رہے تھے۔ حضرت نے فرمایا۔ ذرا ٹھہرئے میں ابھی انتظام کرتا ہوں آپ اندر تشریف لے گئے اور دیر تک واپس تشریف نہ لائے۔ مہمان نے خیال کیا شائد حضرت بھول گئے۔ اس نے ڈیوڑھی میں جھانکا تو دیکھا ایک صاحب چارپائی بن رہے ہیں اور حضرت خود مٹی کا دیا لئے کھڑے ہیں۔ چارپائی بنی گئی اور مہمان کو دی گئی۔ ادھر مہمان صاحب عرق ندامت میں غرق ہو رہے تھے۔ کہ میں نے آدھی رات کے وقت حضرت کو اس قدر تکلیف دی۔ مگر حضرت اقدس عذر فرما رہے تھے کہ معاف کرنا چارپائی لانے میں دیر ہو گئی۔

حضرت مفتی صاحب۔ کی ایک اور روایت۔

جب میں ۱۹۰۵ء میں ترک وطن کر کے قادیان چلا آیا اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا۔ اس وقت میرے دو بچے محمد منظور عمر ۵ سال اور عبدالسلام عمر ایک سال تھے۔ پہلے تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مجھے وہ کمرہ رہنے کے واسطے دیا جو حضور کے اوپر والے مکان میں حضور کے رہائشی صحن اور کوچہ بندی کے اوپر والے صحن کے درمیان تھا۔ اس میں صرف دو چھوٹی چارپائیاں بچھ سکتی تھیں۔ چند ماہ ہم وہاں رہے اور چونکہ ساتھ ہی کے برآمدہ اور صحن میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمد مع اہل (-) رہتے تھے۔ اس واسطے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بولنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت اماں جان حیران ہو رہی تھیں۔ کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پر ہے۔ اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی تھی۔ اس واسطے میں نے اس سارے قصے کو سنا۔ فرمایا دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی۔ رات اندھیری تھی قریب اسے کوئی بستی دکھائی نہ دی۔ اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گذارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرندے کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا۔ کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آبیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے۔ اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں۔ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں۔ تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا۔ اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں اور تنکوں کو جمع کر کے آگے جلائی۔ اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی۔ اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ہم خود ہی ہیں آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھا لے۔ چنانچہ پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔

خدا سے صلح کرو سچی پرہیزگاری سے کام لو
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

والدہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنی والدہ محترمہ کے متعلق بعض واقعات بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:-

لیکن ان واقعات سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ والدہ صاحبہ کو سلسلہ کے متعلق غیرت نہ تھی خلاف حقیقت ہو گا۔ سلسلہ کے متعلق انہیں انتہا درجے کی غیرت تھی۔ اور وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے' سلسلہ احمدیہ (حضور کے خاندان) اور بزرگان سلسلہ کے متعلق کسی قسم کی گستاخی یا ناروا حرکت برداشت نہ کر سکتی تھیں۔

مجھے خوب یاد ہے کہ جس زمانہ میں والد صاحب سلسلہ میں داخل ہوئے انہیں مثنوی مولانا روم سے بہت دلچسپی تھی۔ اور فرصت کے وقت ایک صاحب کے ساتھ جو بظاہر صوفیانہ اور فقیرانہ طرز رکھتے تھے مثنوی پڑھا کرتے تھے۔ ایک دفعہ یہ صاحب کسی تعطیل کے دن ہمارے مکان پر تشریف لائے اور دریافت کیا کہ والد صاحب کہاں ہیں۔ دفتر میں شائد اس وقت کوئی محرر یا ملازم موجود نہیں تھا۔ انہوں نے بلند آواز سے والد صاحب کو بلایا والدہ صاحبہ نے مجھ سے فرمایا کہہ دو چوہدری صاحب گھر پر نہیں ہیں۔ میں نے یونہی کہہ دیا ان صاحب نے دریافت کیا کہاں ہیں؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہہ دو قادیان گئے ہوئے ہیں۔ یہ سن کر ان صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شان میں کوئی خلاف ادب کلمہ کہا۔ اب تک تو والدہ صاحبہ میری معرفت جواب دے رہی تھیں۔ یہ کلمہ سنتے ہی غصے سے بیتاب ہو گئیں۔ اور کھڑکی کے پاس جا کر جوش سے ان صاحب سے کہا۔

"تم نے بہت ظلم کیا ہے۔ اگر خیریت چاہتے ہو تو اسی وقت میرے مکان سے نکل جاؤ۔ کوئی ہے ملازم یہاں' نکال دو اس گستاخ بڈھے کو اور یاد رکھو کہ کبھی یہ اس مکان میں داخل نہ ہونے پائے۔ اب آلے اس کا دوست جس کے ساتھ یہ مثنوی پڑھنے کے لئے یہاں آتا ہے۔ تو لوں گی اس کی خبر کہ ایسے بے ادب گستاخ کے ساتھ کیوں نشست برخاست جاری رکھی ہوئی ہے۔

وہ صاحب تو اسی وقت چلے گئے والد صاحب کی واپسی پر والدہ صاحبہ نے بہت رنج کا اظہار کیا اور اصرار کیا کہ اب وہ صاحب کبھی ہمارے مکان کے اندر داخل نہ ہوں۔

چنانچہ اس دن کے بعد پھر وہ ہمارے مکان پر نہیں آئے۔

یہ حالت تو ابتدائے عشق کی تھی۔ پھر جوں جوں وقت گزرتا گیا غیرت بھی بڑھتی گئی۔ (حضور کے خاندان) کے ساتھ جس قدر اخلاص اور محبت انہیں تھی اس کا کسی قدر اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ بارہا میں نے آپ سے سنا ہے کہ میں کبھی کوئی دعا نہیں کرتی جب تک پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام خاندان کے لئے دعا کر نہیں لیتی۔

بقیہ : ص ۴

کرنے والوں کا امتحان لے گا اور حقیقی ایمان والوں کو بھی ظاہر کر دے گا اور منافقوں کو بھی ظاہر کر دے گا۔ پس جب کوئی واقعہ ظاہر ہو جاتا ہے تو اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کو ہم علم وقوعہ کا نام دے دیتے ہیں۔ اور یہ وقوعہ موثر ہے اور نتائج پیدا کرتا ہے۔

بچوں کے اعمال اور اخلاق کی پوری پوری نگرانی کریں

اگر تم بھی چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد ترقی کرے۔ تو تم بھی اولاد کو قربان کرو۔ اس سے ایسی محبت نہ کرو جو تم کو ان کی اصلاح اور علوم سکھانے سے باز رکھے اور تم ان کی نگرانی چھوڑ دو۔ اگر تمہیں یہ خواہش ہے کہ تمہاری نسل بڑھے تو بجائے ان کے آرام اور آسائش کی فکر کے ان کی روحانی تربیت کرنی چاہئے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد بھی اسی طرح ترقی کرے اور آسمان کے ستاروں کی طرح گنی نہ جائے تو اس کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بچپن میں آوارہ' آرام طلب' کاہل اور سست نہ بنائیں بلکہ ان کے اعمال اور اخلاق کی پوری پوری نگرانی کریں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات ـــــــ نون سین

پارلیمنٹ میں آتشزدگی

وفاقی وزیر دفاع نے بتایا ہے کہ جو ٹیم عدلیہ کے ارکان پر مشتمل پارلیمنٹ میں آگے لگنے کے واقعہ کی تحقیق کر رہی ہے اس کی مدد کے لئے فرانس کی ایک ٹیم جو ایسے امور میں مہارت رکھتی ہے پہنچ چکی ہے۔ آپ نے اپنے دفتر میں بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ حکومت نے فیڈرل بیورو آف انوسٹی گیشن ایف۔ بی۔ آئی برائے امریکہ سے بھی کہا ہے کہ وہ اس سلسلے میں ہماری مدد کرے اور بتایا گیا ہے کہ عنقریب امریکہ کی ٹیم بھی یہاں پہنچنے والی ہے۔ یہ ٹیم بغیر معاوضہ لئے اس بات کی تحقیق کرے گی کہ آگ لگنے کی کیا وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح بعض اور ماہرین سے بھی رابطے تو کئے گئے ہیں لیکن ان کے معاوضے بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے شائد ان سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکے گا۔ انہوں نے بتایا کہ عدلیہ کے کمیشن کی سربراہی اب جسٹس قاضی جمیل کریں گے۔ اس سے پہلے جسٹس فخر عالم کی تقرری کی گئی تھی لیکن وہ اپنی مصروفیات کی بناء پر حصہ نہیں لے سکتے۔ ان کے علاوہ اس کمیشن کے ممبر حضرات اپنے اپنے میدان میں ماہر ہونے کی حیثیت میں شامل کئے گئے ہیں۔ وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ بیرونی ممالک کی ٹیمیں جو اس سلسلے میں یہاں آئیں گی وہ اس اعلیٰ سطحی عدلیہ کے کمیشن سے تعاون کریں گی اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گی کہ آگ پارلیمنٹ بلڈنگ میں کس طرح بھڑک اٹھی اور اگر اس کی کسی پر ذمہ داری عائد کی جا سکتی ہے تو وہ کون ہے۔

اسرائیلوں پر حزب اللہ کا حملہ

لبنان سے جو خبریں ملی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ حزب اللہ کے حما۔تیوں نے قریباً بارہ ایسے عسکریت پسند اسرائیلی حما۔تیوں کو اپنے قبضہ میں لے لیا ہے جو جنوبی لبنان میں سیکیورٹی زون سے تعلق رکھتے تھے۔ دو اسرائیلی فوجی کسی قدر زخمی بھی ہو گئے اور ایسا ان راکٹوں سے ہوا جو اسرائیل کے شمالی علاقوں پر داغے گئے۔ جولائی کے بعد یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایسا کیا جا سکا ہے۔ ایک علاقہ جو ان لوگوں کے پاس تھا جن کی پشت پناہی اسرائیل کر رہا ہے جن کا تعلق جنوبی لبنان کی فوج سے ہے۔ حزب اللہ اس پر چڑھ دوڑے اور وہاں بعض لوگوں کو حراست میں لے لیا۔ حزب اللہ نے بعض گاؤں پر شیلنگ بھی کی اور کہا جاتا ہے کہ اس شیلنگ کے نتیجہ میں کئی لوگ مارے گئے اور ایک بڑی تعداد زخمی ہو گئی

عراقی کویت جھڑپ

کویت کے وزیر داخلہ شیخ احمد حمود الصباح نے بتایا ہے کہ منگل کے روز تقریباً ۳۵۰ عراقی کویتی بارڈر سے آگے نکل آئے اور انہوں نے ان لوگوں کو کام سے روکا جو اس سرحد پر خندق کھود رہے تھے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان عراقیوں میں سے بعض مسلح تھے لیکن کسی کے زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ اقوام متحدہ کے عراق کویت سرحد پر نگران مشن نے اس واقعہ کے متعلق کہا کہ ہمیں اس کا کوئی علم نہیں۔ عراق نے اقوام متحدہ کی طرف سے گزشتہ مئی میں جو کویت کی نئی سرحد قائم کی تھی۔ اسے مسترد کیا ہوا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت سے لے کر اب تک دونوں ملکوں کی تین دفعہ اس معاملے پر جھڑپ ہو چکی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد جیسا کہ سفارت کاروں نے بتایا ہے عراقی کویت سے واپس چلے گئے۔

آبادی میں اضافہ

جمعرات کے روز وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اسلام آباد میں کہا کہ ان کی حکومت صحت تعلیم اور بہتر زندگی کے معیار کے لئے ہمہ تن کوشاں رہے گی اور ان تمام باتوں کا فائدہ عوام الناس کو زیادہ سے زیادہ پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو ترقی کی راہ پر اس وقت تک گامزن نہیں کیا جا سکتا جب تک شرح آبادی کو کنٹرول نہ کیا جا سکے۔ اور بچوں کی شرح اموات کم نہ کی جائیں۔ اور اپنے بچوں کے لئے ہم بہتر زندگی کے سامان مہیا نہ کر سکیں۔ یہ باتیں محترمہ وزیر اعظم صاحبہ نے پاپولیشن و۔ ملفئیر ڈویژن سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں انہوں نے ڈویژن کو ہدایت کی کہ وہ ایک ایسا پروگرام بنائیں جو تمام لوگوں تک پہنچے اور موثر ہو۔ اور دیہات میں خاص طور پر اس کی افادیت کو محسوس کیا جا سکے۔ وزیر اعظم موصوفہ نے کہا کہ غیر حکومتی تنظیموں کو اس سلسلہ میں بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ محترمہ وزیر اعظم صاحبہ نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ بچوں کی تعلیم نہایت اہم ہے ہر بچے کو یہ موقعہ ملنا چاہیے کہ وہ تعلیم حاصل کر سکے۔

درگاہ حضرت بل

سری نگر سے جو اطلاعات اخبارات کو ملی ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ درگاہ حضرت بل میں جو مسلح مسلمان گوریلے موجود تھے انہوں نے منگل کے روز وہاں ایک ماہ قیام کے بعد اپنے آپ کو ہندوستانی فوج کے حوالے کر دیا۔ درگاہ حضرت بل کشمیر میں مسلمانوں کی سب سے زیادہ مقدس عمارت ہے اور اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک محفوظ رکھا ہوا ہے۔ کئی دنوں سے گفت و شنید جاری تھی اور بار بار اس کا تسلسل ٹوٹتا تھا۔ لیکن آخر نہایت امن و امان کے ساتھ فجر کے وقت یہ لوگ باہر آنے کے لئے تیار ہو گئے اور انہوں نے اپنے ہتھیار فوج کے سپرد کر دیئے۔ کہا جاتا ہے کہ گوریلے اور زائرین جو درگاہ حضرت بل میں ایک مہینے تک محصور رہے ان کی تعداد ۶۵ تھی وہ پندرہ اکتوبر سے وہاں محصور تھے۔ صبح کے وقت انہوں نے نماز ادا کی اور چھوٹے چھوٹے گروہوں میں باہر نکل کر اپنے آپ کو حکام کے سپرد کر دیا۔ لباس کے طور پر انہوں نے بڑے بڑے بھاری اونی سویٹر پہن رکھے تھے۔ اور اپنے آپ کو کمبلوں میں لپیٹا ہوا تھا۔ جب یہ لوگ باہر نکلے تو کہا جاتا ہے کہ فوج نے بڑے سکون کے ساتھ انہیں وہاں سے کسی اور جگہ پر پہنچا دیا جہاں ان سے پوچھ گچھ جاری رہے گی۔

نئے پاسپورٹ

وفاقی وزیر داخلہ میجر جنرل نصیر اللہ بابر نے اسلام آباد میں منگل کے روز بتایا کہ حکومت آئندہ مارچ (۱۹۹۴ء) سے نئے پاسپورٹ جاری کر رہی ہے تاکہ کسی جعلسازی کا کوئی امکان نہ رہے۔ اس نئے پاسپورٹ کا ڈیزائن تو پہلے ہی منظور ہو چکا تھا اور اس سلسلے میں ضروری مشینری بھی حاصل کی جا چکی ہے۔ مسٹر بابر نے کہا کہ نئے پاسپورٹ جو جاری کئے جائیں گے ان میں ان شکایات کا ازالہ کیا جائے گا۔ کہ بعض لوگ جعلی دستاویزات بنوا کر پاکستان میں داخل ہو جاتے تھے۔ اور یہاں آکر مختلف قسم کے بھیانک جرائم میں اپنے آپ کو ملوث کر دیتے تھے۔ مسٹر بابر نے مزید کہا کہ نئے پاسپورٹ بن جانے کی صورت میں غیر قانونی طور پر پاکستان میں داخل ہونا ناممکن ہو جائے گا۔ اور جو لوگ جعلی پاسپورٹوں پر پاکستان میں رہ رہے ہیں خاص طور پر کراچی میں انہیں آسانی سے ان کے ملکوں میں واپس بھیجا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں اس لئے غیر ممالک کے لوگ غیر قانونی طور پر داخل ہو جاتے ہیں کہ مرحوم ضیاء الحق کے دور میں ویزے جاری کرنے کا دھندا تیز تر کر دیا گیا تھا اور تقریباً ۸۰۰ ویزے ہر روز قریبی ہمسایوں کے باشندوں کو جاری کئے جاتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اب اس عمل کو کم کر دیا گیا ہے اور ہر روز صرف دس یا پندرہ ویزے جاری کئے جاتے ہیں۔

برطانیہ عالمی عدالت کے سامنے

بتایا گیا ہی ہے کہ بوسنیا برطانیہ کو عالمی عدالت انصاف کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ بوسنیا کے لوگوں کو اس بات کے شواہد ملے ہیں کہ برطانیہ نے وہاں کی انسانی جانوں کے اتلاف میں کسی نہ کسی رنگ میں مدد کی ہے۔ برطانیہ کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنے کے ارادہ کا بوسنیا نے اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں بوسنیا کے سفیر محمد سکربیے نے برطانیہ پر الزام لگایا کہ اقوام متحدہ نے غیر قانونی طور پر بوسنیا کے لوگوں کو اس بات سے روکے رکھا کہ وہ اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ خرید سکیں۔ سفیر موصوف نے اس بات کا بھی اعلان کیا کہ وہ چاہتا ہے کہ برطانیہ کے خلاف اس سلسلے میں کچھ فوری اقدام کئے جائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ۱۹۴۸ء میں کنونشن میں جو یہ بات درج کی گئی تھی کہ مختلف پارٹیوں کے آپس میں معاہدوں کے مفہوم کو معلوم کرنے کے لئے معاملات عالمی عدالت انصاف میں پیش کئے جائیں۔ اپنی درخواست میں بوسنیا یہ کہے گا کہ برطانیہ اپنے فرائض ادا کرنے سے قاصر رہا ہے اور جس ہلاکت سے بوسنیا کے لوگوں کو بچایا جا سکتا تھا۔ اس سے بچانے کے لئے اس نے کوئی قدم نہ اٹھا کر انکار کی صورت پیدا کر دی۔

اگر انسان خدا کو اپنی ڈھال بنا لے تو دشمن کے تیر اس تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ کی ڈھال کو چھیدنے والا کوئی تیر اس دنیا میں پایا جاتا ہے نہیں ہرگز نہیں۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الممالک حالات واقعات شخصیات

وزیر دفاع کابیان

وزیر دفاع آفتاب شعبان میرانی نے سوموار کے روز کہاکہ موجودہ عالمی سیاسی فضا اور اس علاقے کی جغرافیائی اور سیاسی کیفیات کے پیش نظر کہا جاسکتا ہے کہ اس بات کاکوئی خطرہ نہیں کہ ہندستان پاکستان پر حملہ کردے جہاں تک پاکستانی فوجوں کا تعلق ہے وہ اس قابل ہیں کہ اگر حملہ کیا جائے تو اسے مکمل طور پر روک سکیں وہ اس وقت پوری طرح تیار ہیں او، ان کی تیاری بھی کسی کوملک پر حملہ کرنے کی طرف مائل نہیں کرسکتی۔ آپ اخبار نویسوں سے ایک استقبالیہ میں جو ترکی ریپبلک آف شمالی قبرص نے دیا تھا گفتگو کررہے تھے یہ تقریب بحیرہ روم کی اس سٹیٹ کی دسویں سالگرہ کے موقعہ پر منائی گئی۔

وزارت نے اس بات کی خاص طور پر اور شدت کے ساتھ تردید کی کہ دفاع کے بجٹ میں کوئی کمی کی جارہی ہے انہوں نے کہاکہ اس علاقہ کی موجودہ کیفیت بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ دفاع کے بجٹ میں کوئی کمی نہ کی جائے۔ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات میں جو تبدیلی آئی ہے خاص طور پر ایف ۱۶ کی فروخت سے متعلق انہوں نے کہاکہ دونوں حکومتیں اس بات کامطالعہ کررہی ہیں کہ اس مسئلے کوکس طرح حل کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہاکہ انہیں امید ہے کہ ہم امریکہ سے ایف ۱۶ جہاز لے سکیں گے۔ انہوں نے اس بات کابھی اظہار کیاکہ دونوں ممالک کے درمیان جو گفت وشنید جاری ہے اس سے کسی نہ کسی بہتر نتیجہ پر پہنچ سکیں گے اور مسائل کے حل ممکن ہوجائیں گے۔ انہوں نے کہاکہ صرف فوجی سطح پر ہی گفتگو نہیں ہوئی اعلیٰ سیاسی سطح پر بھی واشنگٹن اور اسلام آباد کے درمیان گفتگو جاری ہے۔ انہوں نے اپنے پرامید ہونے کاذکر کرتے ہوئے کہا کہ کوئی نہ کوئی ایسا رستہ نکل آئے گا۔ کہ امریکہ کی امداد پاکستان کوملنی شروع ہوجائے گی۔ انہوں نے کہاکہ امریکہ کے ایلچی کے ساتھ پریسلر ترمیم کے متعلق کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔

افغانی صدر کادورہ

افغانستان کے صدر پروفیسر برہان الدین ربانی اسلامی ممالک کے دورے پر ہیں پاکستان کادورہ ختم کرنے کے بعد وہ سوموار کے روز قاہرہ چلے گئے جس کے بعد انہیں بحرین اور قطر کابھی دورہ کرنا ہے۔ پاکستان میں انہوں نے مختلف مسائل کے متعلق گفت وشنید کی اس گفت وشنید میں کشمیر کا مسئلہ بھی شامل تھا۔ پاکستانی زعماء نے انہیں کہاکہ وہ بھرپور کوشش کرکے افغانستان کے مختلف دھڑوں کی لڑائی رکوائیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے صدر افغانستان سے گفت وشنید کرتے ہوئے کہاکہ ایک مشترکہ کمیشن تشکیل دیا جانا چاہئے۔ تاکہ افغانستان اور پاکستان کے آپس میں تعلقات بڑھیں اور زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے سے تعاون کرنے کاموقعہ ملے۔ وزیر اعظم پاکستان نے اس موقعہ پر افغانستان کے مسائل کے حل کے لئے دس کروڑ روپے کی امداد کاوعدہ لیا۔ پاکستان نے افغان لیڈر پر یہ بات واضح کرنے کی کوشش کی کہ ان کی ترقی کے لئے یہ بات نہایت اہم ہے کہ مختلف دھڑے آپس کے جھگڑوں کوختم کرکے متحد ہوکر آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے افغانی لیڈر کویہ بھی وعدہ دیاکہ وہ افغانستان کی تشکیل نو اور دوبارہ تعمیر میں ہرقسم کی امداد دیں گی۔ انہوں نے کہاکہ پاکستان افغانستان اور وسطی ایشیا کی ریپبلکس کو آپس میں متحد ہوکر آگے بڑھنا چاہئے۔ اس کے لئے ریلوے اور سڑکیں تعمیر کی جائیں۔ انہوں نے کہاکہ افغانستان میں اگر اقتصادی حالات بہتر ہوں گے تو یقیناً وہاں زندگی کے دیگر شعبے بھی بہتر طریق پر متاثر ہوں گے۔ پروفیسر ربانی کی پاکستان کی نئی حکومت کے دور میں یہ پاکستانی زعماء سے پہلی ملاقات تھی۔

افغانی وزیر خارجہ کا

دورہ ایران

ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے افغانستان کے وزیر خارجہ سے ملاقات کے دوران انہیں تلقین کی کہ افغانستان میں مجاہدین کے مختلف دھڑے جو آپس میں ایک دوسرے سے لڑنے میں مشغول ہیں انہیں چاہئے کہ لڑائی چھوڑ کر متحد ہوجائیں اور افغانستان کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔ صدر رفسنجانی نے وزیر خارجہ سے کہاکہ انہیں اس بات سے تشویش ہے کہ افغانستان کی حکومت مستحکم نہیں ہورہی اور محفوظ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہاکہ سب سے ضروری بات اس موقعہ پر یہ ہے کہ مجاہدین کے مختلف دھڑے ملک کی ترقی کے لئے آپس میں متحد ہوجائیں اور سارے ملک میں قیام امن کی کوشش کامیاب کریں۔ انہوں نے افغانی لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ حقیقت پسندانہ ذمہ داری سے کام لیں تاکہ وہ اپنے ملک کی تعمیر نو کرسکیں اور اپنے لوگوں کی بہتری کے ذرائع فراہم کرسکیں۔ صدر رفسنجانی نے اپنی طرف سے پوری پوری مدد کا وعدہ کیا۔ وزیر خارجہ افغانستان ہفتہ کے روز ایران پہنچے تھے۔ انہوں نے صدر ایران کی باتیں توجہ سے سنیں اور ان کاشکریہ اداکیاکہ ان کے محبت کے جذبات اور ان کی امن کے لئے تشویش قابل قدر ہے۔ اس دوران تہران ٹائمز نے افغانی لیڈروں کوسوموار کے روز متنبہ کیاکہ انہیں کسی بیرونی ملک سے اس وقت تک مدد نہیں مل سکتی جب تک کہ ان کے ہاں خانہ جنگی ہوتی رہے گی۔ افغانستان کی تعمیر نو کے لئے مدد حاصل کرنا انتہائی ضروری ہے لیکن مدد دینے والے بھی اپنی دی گئی اشیاء کو ضائع نہیں کرنا چاہیں گے۔ یہ ساری باتیں ایران کے ریڈیو نے نشر کی ہیں۔ ریڈیو نے یہ بھی کہاکہ جب تک مجاہدین آپس میں لڑتے رہیں گے افغانستان کوکوئی مدد نہیں مل سکے گی۔

صحافیوں کی رہائی

توو ب TAUAB کے قریب لڑائی کے دوران پکڑنے جانے والے دو غیر ملکی صحافیوں کوافغانی لوگوں نے آزاد کردیا ہے۔ ان دونوں کو حزب اسلامی کے احاطے میں رکھا گیا تھا۔ جو کابل سے کئی کلومیٹر جنوب کی طرف ہے کہاجاتا ہے کہ جب ان دونوں کورہا کیاگیاتو وہ بہت خوش تھے۔ اور انہوں نے کہا کہ اسی عرصہ میں جو ایک ہفتہ لگتا ہے انہیں نہایت اچھی طرح رکھاگیا اور ان کے متعلق اغوا کرنے والے گوریلوں کواس بات کا یقین ہوگیاکہ وہ جاسوس نہیں بلکہ صحافی ہیں کہاجاتا ہے کہ گرفتاری کے وقت گوریلوں نے انہیں تھپڑ بھی مارے اور ان کے سات سو ڈالر اور ایک کیمرہ بھی اپنے قبضہ میں کرلیا۔ اوران سے کہاگیاکہ وہ جاسوس ہیں۔ ان دو صحافیوں میں سے ایک نے بتایا ہے کہ جب گوریلوں کو یقین ہوگیاکہ ہم صحافی ہیں تو انہوں نے ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ ان میں سے ایک کے پاؤں پر جب تھوڑا سا زخم آیا تو اس کا علاج معالجہ ریڈ کراس ہسپتال کابل نے کیا۔ یہ نہیں کہاجاسکتا کہ یہ زخم کس طرح آیا۔ کیااس پر گولی لگی تھی یا کچھ اور۔ ان دونوں کو گوریلوں نے جنگ کے دوران ایک ہفتہ کے لئے اپنے پاس یرغمالی بنائے رکھا۔ جس لڑائی میں یہ صحافی پکڑے گئے وزیر اعظم گلبدین حکمت یار کے گوریلوں اور صدر برہان الدین ربانی کے فوجی دستوں کے درمیان ہورہی تھی۔

بقیہ صفحہ ۱ شکریہ احباب

انگلستان اور افریقی ممالک سے احباب جماعت نے بذریعہ فون اور بذریعہ خطوط ہمارے ساتھ اظہار ہمدردی، تعزیت کیا۔ سلسلہ کے اس خادم کی وفات کو اپنا غم اور صدمہ سمجھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو احسن جزاء دے۔ ہم جملہ لواحقین حضرت مولانا صاحب آپ سب احباب کے شکر گزار ہیں۔ والد محترم کی وفات کے وقت خاکسار ایک جماعتی مشن پر ملک سے باہر تھا۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل، پیارے حضور کی شفقت اور ذاتی توجہ سے پاکستان پہنچا۔ والد محترم کا آخری دیدار نصیب ہوا اور پھر اپنی موجودگی میں دعاؤں کے ساتھ یہ امانت خدا کے سپرد کردی۔

دعاکریں اللہ تعالیٰ ہمارے والد محترم کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور جنت میں جگہ دے۔ ہمیں ان کے نیک کاموں کی تقلید اور تکمیل کی توفیق ملتی رہے اور ہم ان کی نیک دعاؤں کے وارث بنے رہیں۔

(ڈاکٹر عبدالخالق خالد)

بقیہ صفحہ ۱ سانحہ ارتحال

محترم موصوف ایک گزیٹڈ آفیسر کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے اور بعد میں زندگی وقف کرکے دفتر وکالت مال ثانی میں بطور کارکن کام کرتے رہے۔ آپ کی عمر ۶۸ سال تھی۔ آپ بے لوث خدمت کرنے والے خادم سلسلہ تھے۔ آپ کی اولاد میں سے پانچ بیٹوں نے زندگی وقف کی۔ جن میں سے ایک مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی ضلع لاہور ہیں اور باقی چار نصرت جہاں کے تحت مختلف ممالک میں خدمت بجالاتے رہے یا بجالانے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیوہ چھ بیٹے، دو بیٹیاں اور انیس پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ دوست دعاکریں اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۲۰- نومبر- ہلکی سردی کا سلسلہ جاری ہے ربوہ کا درجہ حرارت : ۲۵ درجے سنٹی گریڈ

○ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے تخفیف اسلحہ کے بارے میں پاکستان کی ایک قرار داد منظور کر لی ہے۔ کسی ملک نے مخالفت میں ووٹ نہیں دیا۔ اس میں عالمی اور علاقائی ممالک میں باہمی سمجھوتے کر کے تخفیف اسلحہ پر زور دیا گیا ہے۔ صرف بھارت نے قرار داد پر ووٹ نہیں ڈالا۔ یہ قرار داد پاکستان نے امریکہ اور دیگر ممالک کے تعاون سے پیش کی تھی۔

○ حج کے لئے درخواستیں وصول کرنے کا کام ہفتہ ۲۰- نومبر سے شروع کر دیا گیا ہے۔ اس سال ۹۰ ہزار عازمین حج پر جائیں گے۔ جن میں سے ۸۵ ہزار فضائی راستے سے اور ۵ ہزار بحری جہازوں کے ذریعے جائیں گے۔

○ کراچی میں ریڈیو تھیراپی اور نیوکلیئر میڈیسن کے مرکز کی تعمیر کا افتتاح ہو رہا ہے۔ یہ پاکستان میں ایٹمی توانائی کے ذریعے چلنے والا ۱۰ واں جوہری طبی مرکز ہے اس پر ۱۹ کروڑ روپے لاگت آئے گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں ۳۴ دن سے جاری شدہ ہڑتال ختم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاہم درگاہ حضرت بل کا محاصرہ دوبارہ کیا گیا اور عوام کو وہاں جانے سے روکا گیا تو دوبارہ ہڑتال کرنے کی دھمکی دی گئی ہے۔

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے بوسنیا کے محصور مسلمانوں کی امداد دوبارہ شروع کرنے کی ہدایت دی ہے۔ بوسنیا کے دس لاکھ افراد سردی اور خوراک کی کمی کے سبب زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔

○ نائیجیریا کے نئے فوجی حکمران نے ملک میں تمام عوامی نمائندگی کے ادارے توڑ دیئے ہیں تمام سیاسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے۔ سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ نئے حکمران نے کہا ہے کہ موجودہ بحران کو ختم کرنے کا اس کے سوا اور کوئی حل نہیں تھا۔ انہوں نے ملک کا نیا آئین بنانے کے بارے میں اپنے پروگرام کا بھی اعلان کیا ہے۔

○ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ امریکہ اور چین باہمی اختلافات کو ختم کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔

○ پی ایل او کے سربراہ یاسر عرفات اگلے ماہ پہلی بار جرمنی کا دورہ کریں گے۔ ان کو اس دورے کی دعوت جرمنی کے وزیر خارجہ نے دی ہے۔

○ سابق صدر غلام اسحاق خان نے کہا ہے کہ اچھے شخص کو صدر منتخب کیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ میں سیاست میں نہیں آنا چاہتا۔ لمبی اننگز کھیلنے کے بعد ڈان بریڈ مین جیسے لوگ بھی صفر پر آؤٹ ہو جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں اب آرام کر رہا ہوں۔

○ آٹھویں ترمیم کے خاتمے کا بل قومی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا۔ جسے حکومتی اراکین کے علاوہ آزاد اراکین کی بھی حمایت حاصل ہو گی۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ آٹھویں ترمیم کے خاتمے کا امکان پیدا ہو گیا ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک میں سیاسی استحکام کے لئے اپوزیشن سے مکمل رابطہ قائم رکھیں گے وفاق اور صوبوں میں توازن پیدا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ انگریزوں کا نظام ناکام ہو چکا ہے ضلعی حکومتوں کے تحت بہتر نظام لائیں گے۔ تاجروں صنعت کاروں مزدوروں اور کسانوں کے مسائل حل کئے جائیں گے۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام کو سیاست چمکانے کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ بنگلہ دیش میں محصور پاکستانیوں کو وہیں رہنا چاہئے انہیں پاکستانی کہلانے کا حق نہیں ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ ہمارے مخالفوں کا واحد مشن قومی وسائل کو لوٹ کر فیکٹریوں میں اضافہ کرنا ہے ان عاقبت نااندیش سیاستدانوں نے ملک میں ڈرگ مافیا' ہارس ٹریڈنگ اور دہشت گردی کی سیاست کا آغاز کر کے ملک کو تباہی کے دہانے پر پہنچا دیا ہے۔

○ قانون و انصاف کے وفاقی وزیر سید اقبال حیدر نے اپوزیشن کو مذاکرات کی دعوت دے دی ہے۔

○ ڈھاکہ میں متحارب اپوزیشن کارکنوں پر پولیس فائرنگ سے ۹- افراد ہلاک اور ۱۰۰- زخمی ہو گئے۔

○ مولانا سمیع الحق نے کہا ہے کہ دولت کی جھنکار نے عام آدمی اور دینی قوتوں پر اسمبلیوں کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم آٹھویں ترمیم میں اسلامی دفعات کا ہر قیمت پر دفاع کریں گے۔ نئے وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی کے بارے میں انہوں نے کہا کہ وہ دینی قوتوں سے عناد رکھتے ہیں۔

○ کالاباغ ڈیم کی فائلیں بالآخر بند کر دی گئی ہیں اس سکیم کو آٹھویں پنج سالہ منصوبے میں شامل نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے وفاقی حکومت نے پنجاب اور سندھ کی حکومتوں کو اس مسئلے پر بیان بازی سے بھی روک دیا ہے۔ اب تک اس منصوبے کی تیاری رپورٹوں اور ڈیزائن پر ڈیڑھ ارب روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔

○ صدر لغاری سے جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے صدر جنرل شمیم عالم اور چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے ملاقات کی۔ انہوں نے قومی سلامتی اور ملکی دفاع کے امور پر بات چیت کی۔

○ سٹیٹ بنک کے گورنر ڈاکٹر محمد یعقوب نے کہا ہے کہ بنکوں نے ۳۰- ارب کے ریکارڈ قرضے معاف کر دیئے ہیں جبکہ نادہندگان نے ۸۲- ارب روپے کے قرضے ادا نہیں کئے۔ انہوں نے کہا کہ بنکوں میں جمع شدہ غریبوں کی آمدن امیروں کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ وفاقی حکومت بجٹ کا خسارہ پورا کرنے کے لئے اب بھی مقررہ "حد" سے زائد قرضے معاف کر رہی ہے۔

○ لیبیا کے صدر معمر القذافی نے دھمکی دی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی طرف سے پابندیاں سخت کرنے کے خلاف احتجاج کے طور پر تیل کے کنووں کو آگ لگا دیں گے اور سرعام لگائیں گے۔

○ خواتین کی نشستوں پر براہ راست انتخاب کے نواز شریف کے مطالبے پر تبصرہ کرتے ہوئے پیپلز پارٹی کی خواتین رہنماؤں نے کہا ہے کہ براہ راست انتخاب سے صرف سرمایہ دار خواتین اسمبلی میں آئیں گی انہوں نے کہا کہ نواز شریف میں اب کسی انتخاب کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ پیر پگاڑا نے ان سے پرانا بدلہ لے لیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ تجویز قائداعظم کے فرمودات کے منافی ہے اس نے ملک کی کروڑوں خواتین کو ناراض کر دیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ساہیوال اور پاکپتن کو لاہور ڈویژن میں شامل کرنے کا دیرینہ مطالبہ تسلیم کر لیا ہے۔ لاہور ڈویژن اب ۶- اضلاع پر مشتمل ہو گا۔

○ راجستھان سیکٹر میں بھارت کی جنگی تیاریوں میں تیزی آگئی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ حکومت کو کمزور کرنے کی کوئی کوشش نہیں کریں گے انہوں نے حکومت سے تعاون کے لئے جو شرائط پیش کی ہیں وہ یہ ہیں۔ سابقہ حکومت کی سکیموں پر عمل درآمد جاری رکھا جائے۔ خواتین کی نشستوں کا فارمولا قبول کیا جائے' انتقامی کارروائیاں بند کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں ۵ سے ۱۶ دسمبر تک ملک کا تنظیمی دورہ کروں گا۔

○ پاکستان بینکنگ کونسل اور حبیب بینک کے سربراہوں کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔

ہاضمہ اور پیٹ کی تکلیف کا فوری علاج

DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین

مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفا ہو گی۔

FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور
COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور
PILES CURE 20/- بواسیر کیور
CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں

کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ

فون : ۷۷۱ / ۶۰۶

پتہ

کامیاب علاج
ہمدردانہ مشورہ

نوجوانوں کی امراض اور نفسیاتی بیماریاں
بیرون جات کے مریض اپنے تفصیلی حالات لکھ کر دوا منگوا سکتے ہیں۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

فون ۲۱۱۳۳۳ / ۲۱۲۳۳۳